سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

الحکم ہفتہ وار

قادیان دور جدید

چہ گویم باتو گر آئی جہان دیگرے بینی
دوا بینی شفا بینی عرض دارالاماں بینی

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر اعلیٰ: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
مدیر مسؤل: شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ
حکومت اور والیان ریاست
ہر تاریخ کو خدا کے فضل سے شائع ہوتا ہے
قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۴۰ مورخہ ۲ صفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۷ء یوم چہار شنبہ نمبر ۱۳

آہ! کیپٹن نثار احمد خاں درّانی

ہمارے سلسلہ کے معزز اور محترم بزرگ خانصاحب فقیر محمد خانصاحب درانی ایگزیکٹو انجینئر ڈیرہ اسماعیل خاں کے نہایت قابل اور ہونہار۔ خوش سیرت وصورت اکلوتے بیٹے کیپٹن نثار احمد خاں آئی۔ایم۔ایس ۹ اپریل کو مسعودیوں کے ہاتھوں مانک سے ۳۷ میل کے فاصلہ پر قتل کر دیئے گئے۔
وہ کنوائی کے ہمراہ منزئی سے داناکی طرف جارہے تھے۔ کہ مانک سے ۳۷ میل کے فاصلہ پر مسعودیوں نے ایک پل توڑ دیا تھا۔ اس لئے موٹریں رک گئیں۔ اور پہاڑی راستہ کی وجہ سے موٹریں واپس بھی نہ مڑ سکتی تھیں۔ مسعودوں نے حملہ کر کے سب افسر مار دئیے۔ جو تعداد میں انیس تھے۔

خانصاحب موصوف کو اچانک اور یک بیک اس صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ مرحوم نہایت ہی اعلیٰ خوبیوں کا مالک تھا۔ اگرچہ وہ ابھی سلسلہ میں داخل نہ تھا۔ مگر اس کی دیگر ذاتی خوبیاں اور اس کی اپنے والد صاحب سے فدائیانہ محبت اسے سلسلہ کی طرف کھینچ رہے تھے۔ اس جواناں مرگ پر ہر شخص آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہم کو اس صدمہ میں خانصاحب فقیر محمد خانصاحب کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور اس رنج میں ان کے شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ خانصاحب کو اور نثار احمد مرحوم کی والدہ محترمہ اور دیگر اقرباء کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔
مرحوم نوجوان بیوی۔ دو لڑکے۔ اور ایک لڑکی چھوڑ گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت عرفانی کبیر کی صحت اور درخواست دعاء

ایک عرصہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم قدیم حضرت عرفانی کبیر کی طبیعت ناساز چلی آتی ہے۔ اختلاج قلب کے دورے ہو جاتے ہیں۔ کمزوری اور ضعف بہت بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ بیماری کا غلبہ ہو گیا تھا۔
گو اس وقت پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ مگر میری احباب جماعت سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے اس خادم قدیم کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں۔ تا اللہ تعالےٰ ان کی زندگی میں برکت دے۔ اور ان کو سلسلہ کی مزید خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ تمام کام جو انہوں نے شروع کر رکھے ہیں ان کے ہاتھوں سے پورے فرمائے۔ آمین
نیازمند:۔ محمود احمد عرفانی۔

پبلسٹی بیورو مسلم یونیورسٹی علیگڈھ ۱۲ اپریل ۱۹۳۷ء

بعض غلط بیانیوں کی تصحیح

مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ کچھ دنوں سے بعض اصحاب اور اخبارات میرے خلاف طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ اور میرے ساتھ مسلم یونیورسٹی کو بھی موردِ الزام بنا رہے ہیں۔ جو اس ادارہ کے لئے سخت خطرہ کا باعث ہے چنانچہ اسی خطرہ کے پیش نظر میں ان غلط فہمیوں کو دُور کر کے اصل واقعات پبلک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ الزامات کا اثر اگر محض میری ذات پر ہوتا۔ تو میں ان پر مطلق توجہ نہ کرتا۔ اس لئے کہ اس کی حقیقت مجھے بخوبی معلوم ہے۔

جتنی باتیں بعض لوگ مشہور کر رہے ہیں۔ اور اخبارات میں شائع کر رہے ہیں۔ ان سب کا جواب دینا بے نتیجہ طوالت ہے۔ اس لئے میں صرف ایک مسئلہ سے بحث کروں گا۔ جس کے متعلق دانستہ یا نادانستہ انتہائی غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ احمدیت یا قادیانیت سے متعلق ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات قابل لحاظ یہ ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ضابطہ قوانین کی دفعہ ۱۹ کے بموجب یونیورسٹی میں دینیات کی تعلیم کا انتظام ہے۔۔۔ اور اس کے لئے صرف دو فرقے تسلیم کئے گئے ہیں۔ یعنی سنی اور شیعہ۔ چنانچہ ہر مسلمان طالب علم کو انہیں دو میں سے ایک کا نصاب لینا پڑتا ہے۔ اور کوئی تیسرا نصاب نہ اس وقت موجود ہے۔ اور نہ از روئے ضابطہ قوانین یونیورسٹی نیا قائم کیا جا سکتا ہے۔ صرف غیر مسلم طلبہ ان دونوں مضامین سے مستثنےٰ ہیں۔ اور انہیں اس کے بجائے تاریخ اسلام کا مضمون لینا پڑتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ضابطہ قوانین کی دفعہ ۲۰ کے بموجب مجھے بحیثیت وائس چانسلر کے کوئی جدید عہدہ قائم کرنے یا تقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ہر تقرر کے لئے پہلے شعبہ متعلقہ کی تحریک اور پھر اکاڈیمک کونسل و اگزیکٹیو کونسل کا فیصلہ اور اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی منظوری ہوتی ہے۔ وائس چانسلر کے احاطۂ اختیارات سے یہ بالکل باہر ہے کہ وہ از خود کسی عہدہ پر کوئی تقرر کرے۔ یا کوئی نیا عہدہ قائم کرے۔

تیسری بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کے مفاد و اغراض اور اس کی پالیسی اور دائرہ عمل سے یہ بات بالکل خارج ہے کہ وہ کسی فرقہ کے مسلمان یا غیر مسلمان ہونے کا فیصلہ کرے۔ اور بانی کالج علیہ الرحمۃ کے وقت سے لے کر آج تک کبھی یہ ادارہ اس قضیہ میں نہیں پڑا جو اُس سے بالکل غیر متعلق ہے۔ افسوس ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے بعض لوگ یونیورسٹی میں اس قضیہ کو پیدا کر کے اس کے مقاصد کو صدمہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اَور عجیب بات یہ ہے کہ پرانی باتیں جو نواب محسن الملک مرحوم کے زمانہ سے اب تک ہوئی ہیں۔ وہ اس پیرایہ میں پیش کی جاتی ہیں کہ گویا یہ سب میرے ہی زمانہ میں ہوئیں۔

ان تصریحات کے بعد اب میں ان الزامات کو لیتا ہوں جو مجھ پر عاید کئے جاتے ہیں۔ اور وہ صحیح واقعات پیش کرتا ہوں جن سے ان الزامات کا سرتاپا بے بنیاد ہونا ثابت ہو جائے۔

سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ اس یونیورسٹی میں قادیانیوں کو داخل کرنے کا باعث میں ہوا۔ اور میری ہی کوشش سے قادیانی اراکین یونیورسٹی کورٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اس وقت دو اراکین کورٹ قادیانی عقائد کے ہیں۔ اور یہ دونوں میرے وائس چانسلر منتخب ہونے کے بہت پہلے سے ممبر چلے آتے ہیں۔ اور آج سے پیشتر کبھی یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا کہ قادیانی فرقہ کے لوگ مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر نہ ہوں۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو سب سے پہلے ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال نے اپنی چانسلری کے زمانہ میں نامزد فرمایا تھا۔ اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو جماعت معطین (   ) نے سب سے پہلے ۱۹۳۲ء میں کورٹ کا ممبر منتخب کیا تھا۔ اسی وقت سے یہ دونو حضرات کورٹ کے ممبر ہیں۔

دوسرا اعتراض طبیہ کالج کے تقررات کے بارے میں ہے۔ یہ کالج میرے وائس چانسلر منتخب ہونے سے بہت پہلے ۱۹۲۸ء میں قائم ہوا تھا۔ اور اسی وقت ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ بٹ اس کے پرنسپل مقرر ہوئے تھے۔ اس کالج کے عملہ کے تقریباً تمام تقررات میرے زمانہ سے پیشتر ہی ہو چکے تھے۔ صرف ایک ڈاکٹر کی عارضی جگہ پہ تقرر میرے زمانہ میں ہوا ہے۔ تمام تقررات جیسا میں پیشتر بتا چکا ہوں۔ یونیورسٹی کے ضوابط کے بموجب وہ جماعتیں کرتی ہیں۔ جو اس کی مجاز بنائی گئی ہیں۔ اور وائس چانسلر کا دخل اس میں بہت کم رکھا گیا ہے۔

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ میں نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے مدعو کیا۔ کانووکیشن کے موقعہ پر اپنی تقریر میں میں نے واضح کر دیا تھا کہ اس موقعہ پر ہمیں رائٹ آنریبل ہز ہائینس سر آغا خاں کی موجودگی کی توقع تھی۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ آپ اس سال ہندوستان تشریف نہ لا سکیں گے۔ اور محرم کی وجہ سے کانووکیشن کی تاریخ رویت ہلال سے قبل مقرر کرنے کی ضرورت ہوئی تو پرو وائس چانسلر صاحب کے مشورہ سے چند اصحاب سے ایڈریس دینے کی استدعا کی گئی۔ مگر اتنی قلیل مدت میں کوئی آمادہ نہ ہو سکا۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سے بھی اسی سلسلہ میں گفتگو ہوئی تھی۔ اور انہوں نے بھی قلت وقت کا عذر کیا۔

کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے یونیورسٹی کے ضوابط میں مذہب یا فرقہ کی کوئی قید نہیں ہے چنانچہ اس سے قبل آنریبل سر فرینک نوائس۔ سر مالکم ہیلی۔ مسٹر اوکڈن اور سر گرجا شنکر باجپئی جیسے معزز غیر مسلم حضرات باوقات مختلف مسلم یونیورسٹی میں کانووکیشن ایڈریس دے چکے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی جو نام بمشورہ پرو وائس چانسلر صاحب تجویز ہوئے تھے۔ ان میں غیر مسلم بھی شامل تھے مگر مجوزہ اصحاب میں سے کوئی صاحب تنگی وقت کی وجہ سے تیار نہ ہو سکے۔

آخر میں یہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلم یونیورسٹی میں اس سے پیشتر جب کبھی کوئی فرقہ وار قضیہ پیدا ہوا تو منتظمین نے ہمیشہ خوش اسلوبی کے ساتھ اُسے فرو کر دیا۔ اور کوئی ناگواری باقی نہ رہنے پائی۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے جب ایک دعوت میں قادیانی تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔ تو مسٹر رئیس ہاشم نے جو اس وقت پرو وائس چانسلر تھے ان سے جواب طلب کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب موصوف نے تحریری اقرار کیا (Assurance) کہ وہ آئندہ کوئی ایسی بات نہ کریں گے۔ اس اقرار کو اس وقت کے منتظمین یونیورسٹی نے قبول کر دیا اور اس کے بعد سے ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کی کوئی شکایت میرے گوش گزار نہیں ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ ان تشریحات کے بعد وہ گمراہ کن غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ جو مسلم یونیورسٹی کے حق میں سخت مہلک ہیں۔ اور اس ادارہ کی قدیم روایات اور مقررہ پالیسی کے سراسر منافی ہیں۔

دستخط) ضیاء الدین احمد

سیرت المہدی کا ایک ورق

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور

سے

میرا کھلا خطاب

شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کی قلم سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت لکھتے لکھتے شیخ صاحب کو مولوی محمد علی صاحب بھی یاد آ گئے۔ کیونکہ حضور کی نبوت کے متعلق مولوی صاحب موصوف اپنے کانوں سے حضور کے دعووں کو سُنا کرتے تھے۔ اور بیسیوں باتیں آج جن کی مخالفت مولوی صاحب کر رہے ہیں اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔ اس لئے شیخ صاحب نے پسند کیا کہ اس کلمہ حق کا ذکر کر کے مولوی صاحب کو بھولی باتیں یاد دلائیں (ایڈیٹر)

جناب مولینا مولوی محمد علی صاحب میں آپ کے احسانات کا ہمیشہ ہی اپنے دوستوں میں ذکر کرتا رہتا ہوں اور آپ کے لئے دعا کرتا ہی رہتا ہوں۔ کیونکہ ہمارا خدا نکتہ نواز ہے۔ اور دلوں پر اُسی کا تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے سو ہو جاتا ہے۔ میرا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ وہ اپنی قدرت نمائی سے اپنے بندوں کو حیران کرتا رہا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس کو کوئی بھی نہ جانتا۔ پس وہ ہمیشہ اپنی شناخت کرانے کے لئے اپنی قدرت دکھاتا رہا ہے۔ یہی اُس کی سنت ہے اور یہی اُس کی عادت ہے۔ کہ اپنی قدرت دکھا کر اپنی شناخت کرائے۔

یا مولینا میں نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ قدوس خدا جن اپنے بندوں کو اپنی شناخت کرانے کے لئے چُنتا رہا ہے اور اپنی شناخت کرانے کے لئے اپنے چُنے ہوئے بندوں پر امور غیبیہ کا کثرت سے اظہار فرماتا رہا ہے اُن کو ہمارے قدوس خدا نے کیا کہا۔ اور آپ ان کو کیا کہیں گے۔ میں آپ کی اصطلاح سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی اصطلاح نرالی ہی قسم کی ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے بتانے کے لئے میری درخواست قبول ہی فرمانی چاہیئے۔

جناب مولینا آپ کو یاد ہوگا اور ضرور یاد ہوگا۔ کہ میں نے اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک رویا سنایا تھا کہ حضور میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ جس جگہ ہمارا ہائی سکول ہے۔ اس کے غرب والی زمین پہ دری بچھی ہوئی ہے۔ اور حضور اُس پہ تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے گرد جماعت کے احباب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی جماعت کو اتحاد پہ قائم رہنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ اور رشد و مد سے نصیحت فرما رہے ہیں کہ مجھے خدائے ذوالجلال نے دنیا میں اپنے جلال کے لئے بھیجا ہے تا میں اُس کے جلال کو ظاہر کروں۔ اور اُس کے بندوں کو اُس کے دین واحد پہ جمع کروں۔ اور وہ علم سکھاؤں جو خدائے قدوس نے مجھے سکھایا ہے۔ پس میری جماعت کو چاہیئے کہ اس علم کے لئے جلد جلد میرے پاس آتے رہا کریں۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ میرے بندے میرے جلال کو دنیا پہ ظاہر کریں۔ میں ان کی کوشش کی قدر کروں گا۔ اور ان کی خود بھی نصرت کروں گا اور ان کی نصرت کے لئے اپنے فرشتوں کو زمین پہ نازل کروں گا۔ اور میرے بندوں کو خبر بھی نہ ہوگی کہ یہ لوگوں کو ہماری طرف کھینچ کھینچ کر کون لا رہے ہیں یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ میری ہی حکومت ہوگی۔ تمام معبودوں پہ موت نازل کی جائے گی۔ میں ہی میں ہوں گا۔

حضور پھر میں نے دیکھا کہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔ اور اس کی شمالی دیوار میں شق آ گیا۔ میں نے حضور سے عرض کی کہ حضور جلدی سے اُٹھ بیٹھیے مسجد کی دیوار میں شق آ گیا۔ حضور نے اس شق کو دیکھا۔ اور جلدی سے اُٹھ کر چل پڑے۔ اور دوستوں نے دری اُٹھا کر آگے بچھا دی۔ حضور پھر دری پر تشریف فرما ہو گئے۔ اور پھر آپ پر خوف طاری ہو گیا۔ اور پھر کوئی نصیحت نہیں فرمائی اور میری آنکھ کھل گئی۔

مسجد مبارک میں نماز ظہر کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے۔ تو میں نے یہ رویا سنائی۔ سُن کر مجھے حضور نے فرمایا میاں ایسی رویا نہیں سنایا کرتے۔ باتیں تو کیں مگر آپ کا فکر فرد نہیں تھا۔

یا مولینا حضور جس جگہ دوسری بار جا بیٹھے تھے وہ جگہ آپ کی ہی کوٹھی کے قریب تھی۔ اور آپ کا ٹریکٹ بھی آپ کی کوٹھی سے ہی شائع ہوا تھا۔ اگرچہ اندر ہی اندر شقاق ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے ٹریکٹ سے شقاق کا اظہار ہو گیا۔ آہ یہ آپ کا مظاہرہ کیسا دل دوز اور جماعت احمدیہ کے لئے کیسی مصیبت کا وقت تھا یہ ایک قیامت تھی جو آپ کے ٹریکٹ سے جماعت احمدیہ پہ اچانک ہی آپ نے بپا کی تھی۔ آہ! وہ وقت کیسا نازک وقت تھا جو جماعت احمدیہ پر لرزہ خیز وقت آپ کے ٹریکٹ کی وجہ سے آیا تھا۔ لوگ یہ کہتے تھے کہ (حضرت) مرزا (صاحب) کی جماعت تتر بتر ہو گئی اور اب لرزہ کی موت بھی ہو گئی۔

یا مولنا یہ امر قابل غور ہے۔ میری آپ سے ادب سے درخواست ہے آپ ضرور غور فرما دیں۔ اور اس سے نصیحت پکڑیں۔ یا مولنا کیا آپ میری درخواست کو قبول فرمائیں گے۔ میں آپ کا غریب ملاقاتی تھا۔ کیا آپ میری درخواست کو مان لیں گے۔ یا مولنا آپ تو نیک تھے۔ اور خدمت دین کو خدائے قدوس کی محبت کے لئے کرتے تھے۔

یا مولنا یہ آپ کا فعل خدائے قدوس کو بہت ہی ناپسند آیا۔ کیونکہ یہ ایک ناپاک غداری تھی اور سرکشی

بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ نے کی تھی۔ کیونکہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک جماعت میں ۔۔۔ آگ لگائی تھی۔ تا اس آگ میں نافرمان خدا جل کر راکھ ہو جائیں۔ یہ کیسا خوفناک نظارہ تھا جو آپ نے دشمنوں کو خوش کرنے کے لئے ڈرو بجایا تھا۔ کہ سب خدا کے دشمن میرے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ جائیں گے۔ اور میں بھی پگڑ باندھ کر پیر بن جاؤں گا۔

یا مولنا میرا خدا قدوس ہے اور کیسا قادر ہے۔ اس نے اپنے فرشتوں کے لشکر آسمان سے نازل کر دیئے کہ لوگوں کے دلوں میں سے غداروں کی قبولیت کو نکال دو آپ نے آزما لیا۔ اور اور بھی آزما کر دیکھ لیں۔ آپ نے زور لگا لیا۔ اور بھی زور لگا کر دیکھ لیں۔ اور مسئلہ کفر کو لوگوں کے خوش کرنے کے لئے حلق پھاڑ پھاڑ کر سنا کر دیکھ لیں۔ آپ کی قبولیت نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں وہی محمود مانا جاتا ہے جو پہلے آسمان پر محمود بنا دیا جاتا ہے۔ پس آپ محمود نہیں بن سکتے۔ جو محمود نہ ہو وہ محمود کیسے ہو سکتا ہے۔

یا مولنا میں نے تو اپنے خدا کی خدائی دیکھ لی یہ قدوس خدا کی غیرت تھی کہ جس نے پیغام صلح میں یہ مضمون لکھایا میں سویا ہوا تھا مجھے بھی اس مضمون نے اور آپ کے خطبات نے جگا دیا۔ اور مجھے خدا نے یہ توفیق دی کہ میں صداقت کی حمایت کروں۔ اور آپ کو بتاؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بھی آپ کی جان کی حفاظت کے لئے دروازوں پر سختی سے دربان مقرر فرمائے گئے تھے۔ اور جب میرے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو تشریف لے جاتے تھے۔ تو ہم دشمن کی دیکھ بھال کا خیال رکھتے تھے۔ اور آپ کے گرد گھوم گھوم کر طواف کرتے رہتے تھے۔ کہ کوئی دشمن حملہ آور نہ ہو سکے۔

پس یہ کھلی کھلی دشمنی کی بات ہے کہ آپ اور آپ کا کوئی ساتھی ہمارے محمود کے پہرہ پر اعتراض کرے پس یہ میری شہادت ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کے لئے پہرہ دیا کرتے تھے۔ اور رات کو دالان میں ہی سویا کرتے تھے۔

یا مولنا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے؟ کہ آپ نے اب تک خدا کا انکار کیوں نہیں کیا۔ کیونکہ ہمارے پیارے محمود خدا کو مانتے ہیں۔ اور خدا کو منوانے کیلئے قدوسیوں کو قدوسیوں کے پاس دُور دراز ملکوں میں بھیج رہے ہیں۔ تا قدوس خدا کے قدوسیوں کے سر قدوس خدا کے آستانہ پر رکھائے جائیں۔ اور قدوس خدا کے جلال کو دنیا میں ظاہر کیا جائے۔ یا مولنا! کیا پہرہ بھی جائے اعتراض ہے۔ یا مولنا!

میں تو آپ کو ایک عقلمند سنجیدہ انسان یقین کرتا تھا۔ مگر آپ تو عقل و سنجیدگی اور متانت کو خیرباد ہی کہہ چکے بھلا پہرا بھی کوئی اعتراض کی بات تھی۔ لوگ خونخوار جانوروں سے اپنی جان کی بے شک حفاظت کریں۔ مگر ہم اگر اپنے پیارے محمود کی حفاظت کے لئے خونخوار جبار ظالم انسانوں کے حملہ آور ہونے سے اپنے پیارے محمود کا پہرہ دیں۔ تو آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی جان کیوں گھٹتی ہے۔ پہرہ تو ہم دیں مگر ہمارے غم میں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی جان کیوں گھلی جاتی ہے۔ یا مولنا اگر آپ کے ساتھی آپ کا پہرہ دیں تو آپ بھی انکار نہیں کریں گے۔ مگر آپ کے ساتھی آپ کے لئے پہرہ دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ مولنا کا دشمن ہی کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ کے ساتھی یہ بھی جانتے ہیں کہ مولنا کی جان تو پہرہ دینے والی جان ہی نہیں ہے۔

یا مولنا ہمیں آپ اپنے پیارے محمود کا پہرہ دینے دیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی کیوں ہمارے لئے غم میں مرے جاتے ہیں۔ جس پہرہ کو آپ تکلیف قرار دیتے ہیں۔ وہ تو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس پاک صحبت سے تو ہماری روحانی امنگیں بڑھتی ہیں۔ ہمارے قلوب پر ایک نور نازل ہوتا ہے جس کا بیان کرنا یا احاطۂ تحریر میں لانا انسانی اقتدار سے بالا ہے۔ آہ کیا خوش نصیب ہیں وہ دوست جنہیں یہ پاک صحبت کی گھڑیاں میسر آتی ہیں۔ اے خدا! اے ہمارے پیارے خدا!! ہماری التجائیں سن۔ اور اس اپنی بے بہا نعمت کو جو تو نے خلافت کے رنگ میں ہمیں عطا کی۔ اور جس کا سہرا حضرت محمود ہاں پیارے محمود کے سر پر ہے اس کی ہمیں حقیقی شناخت عطا کر اور ابد الآباد تک ہمارے سروں پر قائم رہے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

یا مولنا مجھے ایک اور بات بھی بتا دیجئے۔ اور وہ یہ کہ آپ کو قادیان سے نفار کیوں ہو گیا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو مرکز قرار دیا تھا۔ تو آپ نے قادیان کو کیوں چھوڑ دیا اور قادیان کے نام سے آپ کو بغض کیوں ہو گیا۔ یا مولنا ایسا بغض کس کام کا جس سے قلبی کیفیت کو صدمہ پہنچے اور ایمانی کیفیت کا زیاں ہو۔ ایسے بغض سے بچنا چاہئے یا مولنا ہمیں تو اسلامی مرکز سے اتنی وابستگی ہے کہ اگر میرے پاس روپیہ ہو تو میں اپنے "اسلامی مرکز" کے دیکھنے کا اتنا شائق ہوں کہ رات دن میرے قلب میں لگن اور تڑپ ہے کہ خدائے قدوس کے گھر میں داخل ہو کر اس کی تسبیح و تقدیس کروں اور اس کی بارگاہ میں سجدے اور دعائیں کروں۔ کیونکہ اس گھر کو خدائے قدوس نے اپنا گھر قرار دیا ہے۔ اور دعائیں قبول کرنے کا شرف بخشا ہے۔ اور یہ ایسا شرف ہے کہ جو اور کسی گھر کو نہیں دیا گیا۔ اگرچہ یہ میرے خدا کا فضل ہے

کہ مجھے اس پاک گھر میں داخل بھی کیا اور دعائیں بھی کرائیں اور اس اپنے پاک گھر کا طواف بھی کرا دیا۔ یہ یہ سب کچھ ہو گیا۔ صفا اور مروا کو بھی دکھا دیا۔ مگر ان تمام مقامات مقدسہ کو میری ان آنکھوں نے تو نہیں دیکھا۔ پس یہ میری پاک تمنا میرا خدا اگر چاہے تو پوری ہو سکتی ہے۔ مگر میری یہ آنکھیں ان تمام مقامات مقدسہ کو دیکھنے کی ایسی مشتاق ہیں۔ کہ اگر میرے پر لگ جائیں تو میں ضرور پرواز کر کے وہاں پہنچنے کی جلد سے جلد کوشش کروں۔ مگر آپ کا دل کیسا دل ہے کہ مرکز احمدیت سے بے زار ہے کہ آپ نے اس کے کیا کیا نام رکھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ آپ کی محبت کی نشانی ہے۔ یا مولنا اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور موت کے قریب تر ہو گیا ہوں۔ اور میرے جمیل الرحمٰن میاں مرحوم و مغفور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات نے میرے سے ایسی مفارقت کر لی کہ میری زندگی کو تنزل میں ڈال دیا۔ اس لئے میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ مگر مجھے صداقت کی حمایت نے مجبور کر دیا۔ کہ میں آپ کی خدمت میں کچھ لکھوں اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ وقت کی غداری سے روکوں اور پند کروں کہ غداری کو چھوڑ دو۔ اور فرمانبردار ہو جاؤ اگر اختلاف ہے تو اسے دل میں ہی پوشیدہ رکھو اور خدمت دین میں ہمہ تن مصروف ہو جاؤ۔ مگر غداری اچھی نہیں۔

جناب مولنا اگر آپ اور آپ کے رفقاء تعصب سے کام نہ لیں۔ تو ان کو یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا نشان کتنا خارق عادت نشان تھا۔ اور تمام دنیا کے لوگوں کو مقابلہ پر بلانا اور للکار للکار کر کہنا کہ آؤ اسلام کی صداقت کے لئے میرے مقابلہ میں آ کر دعا کر کے دیکھو۔ خدا کس کی دعا کو سنتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے۔ اور کس کی دعا کو منہ پر مارتا ہے۔ کیا کوئی بھی مقابلہ پر آیا تھا۔

خدا کا یہی نشان اب بھی موجود ہے۔ وہ سچوں کی ہی سنتا ہے۔ اور دعائیں قبول کرتا ہے۔ میرا یہی ایمان ہے۔ اگر اسلام کی سچائی کے لئے اب بھی کوئی دعا کے لئے مقابلہ کرے تو اب بھی ہمارا خدا سچوں کی ہی سنے گا اگر کوئی اسلام کی صداقت کے لئے ہمارے امام کے مقابلہ پر آئے خواہ وہ کوئی ہو اور کسی بھی مذہب کا پیرو ہو۔ خدا ہمارے ہی امام کی دعا کو قبول کرے گا۔ کیونکہ ہم نے اپنے امام کی دعاؤں کو دیکھ لیا کہ کیسی قبولیت آپکی دعاؤں کی خدا نے ظاہر فرما دی۔ ظاہر بین آنکھیں دیکھ دیکھ کر گھبراتی تھیں۔ اور لوگ یہ پکار اٹھے تھے۔ کہ قادیانیوں کے لئے زمین باوجود فراخ ہونے تنگ ہو گئی ہے لیکن ہمارے امام نے یہ سبق دیا کہ صبر اور تذلل سے الوہیت کے آستانہ پر گر جاؤ۔ جس کا نتیجہ اس وقت اظہر من الشمس ہے وہی ہوا جو قبل از وقت خدا کا برگزیدہ کہہ چکا تھا کہ احمدیت یعنی اسلام کی فتح ہو گی اور احرار جو کہ اسلام کے غدار ہیں ذلت کے گڑھے میں گرا دیئے جائیں گے۔ سو دنیا دیکھ رہی ہے کہ غداران اسلام (احرار) نے کیسی منہ کی کھائی جو کہ مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ (باقی آئندہ)

شرح دُرِّ ثمین فارسی

از جناب قریشی محمد صادق صاحب شبنمؔ بی اے (سرحدی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خواجہ ومر عاجزاں را بندۂ
بادشاہ وبیکساں را چاکرے

آپ آقا تھے لیکن عاجزوں کے غلام بنے رہتے تھے - بادشاہ تھے اور بیکسوں کی خدمت بجالاتے تھے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا شعر یاد آیا ؎

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

یعنی بڑی پوزیشن کے لوگ اگر عاجزی اور فروتنی کریں تو یہ نیکی ہے۔ لیکن اگر گدا فروتنی کرے تو اس کو نیکی نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ فروتنی کرنا تو گدا کی عادت میں داخل ہے۔

گذشتہ چند اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیثیت اور پایہ کا ذکر کیا گیا ہے - اور پھر بتایا گیا ہے کہ ایسا شخص جو ربِّ جلیل کا پہلوان اور مردِ میدان تھا - اُس کی نیکی کی یہ حالت تھی کہ عاجزوں کا غلام بن جاتا تھا - فدا ہوں میرے ماں باپ اس پر۔

بہر جائے اندوہ وغم غمگسارے
بہر بزم شفیقے بہ رزمے حریفے
ہیارے رفیقے بہ خصمے شرارے
حسیراں ازو خوش امیراں ازو خوش
چنیں بود احمد یلِ نامدارے
یلِ نامدارے! یلِ نامدارے
(شارح)

آں ترحمہا کہ خلق ازوے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

وہ شفقت اور مہربانی جو لوگوں نے آپ سے دیکھی وہ دنیا میں کسی نے اپنی ماں سے بھی نہ دیکھی ہوگی - ماں کی محبت اور ماں کی مامتا ضرب المثل ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ جو مہربانی اور شفقت کا برتاؤ مخلوق کے ساتھ کرتے تھے۔ مائیں ایسی شفقت مخلوق سے نہیں کرسکتیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ لوگ ماں باپ۔ مال عزت وغیرہ کو قربان کرکے آپؐ کی غلامی میں داخل ہوتے تھے اور ہوتے ہیں۔

آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے شادی کرنے کے بعد حضرت خدیجہؓ کی اجازت سے اُن کے غلاموں کو آزاد کردیا۔ لیکن اُن غلاموں نے آنحضرتؐ کا جو سلوک اپنے ساتھ دیکھا تھا۔ اُس کی وجہ سے وہ آپ کے عاشق زار بن گئے تھے - اور وہ سب غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے تھے - ان غلاموں میں سے ایک کے متعلق روایت ہے کہ جب اُس کی ماں اس کو اس وجہ سے اپنے وطن لے جانے لگی کہ اب وہ آزاد تھا - تو اُس نے اپنی ماں کے ساتھ جانے سے انکار کردیا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا۔

از شرابِ شوقِ جاناں بےخودے
در سرِ ش بر خاک بنہادہ سرے

آپ اپنے محبوب کے نشے میں چور تھے - اور اس کی یاد میں سربسجود رہتے۔

حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ نماز مومنوں کی معراج ہے - نماز ادا کرنے کے دوران میں مومن اپنے رب کے ساتھ ملاقات کرتا ہے (مفہوم)

آپؐ جب تہجد کی نماز ادا کرتے تو اس کی محبت میں مخمور ہوجاتے - آپ کے پاؤں متورم ہوجاتے لیکن آپ کو کوئی خبر نہ ہوتی - یہ تھا آپ کا عشق اپنے مولیٰ کے ساتھ -

روشنی ازوے بہر قومے رسید
نور او رخشید بر ہر کشورے

اس سے ہر ایک قوم کو روشنی پہنچی - اس کا نور ہر ایک ملک پر چمکا۔ آپ سے پہلے جتنے انبیاء آئے وہ سب اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کے وقت میں انسان ایسے ارتقائی منزل پر پہنچا کہ تمام دنیا کے لئے ایک مشترکہ شریعت کی ضرورت تھی۔ گویا آپ کے وقت میں دنیا کی قومیں ایک واحد مرکز کے ساتھ وابستہ ہوگئیں۔ اس لئے آپ کے مشنری ہر قوم کو خدا کا واحد پیغام سناتے جاتے - اور اس کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دیتے۔

آیتِ رحماں برائے ہر بصیر
حجّتِ حق بہر ہر دیدہ ورے

آپ ہر بینا کے لئے رحمٰن کا نشان تھے - اور ہر ایک آنکھیں رکھنے والے کے لئے ہستی باری تعالیٰ کی حجّت تھے یعنی آپ کی روحانی تعلیم کو دیکھ کر ہر ایک سمجھدار انسان ایسا کہنے پر مجبور تھا کہ آپ کو بھیجنے والا رحمٰن ہے جو بغیر ہماری محنت یا مزدوری کے ہمارے لئے روحانی غذا کا انتظام کرتا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے سورج چاند - زمین - ہوا - روشنی وغیرہ انسان کے فائدہ کے لئے اپنی صفت رحمانیت سے پیدا کئے ہیں - اسی طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے مبعوث کرنا بھی اس کی رحمانیت پر دال ہے اور خدا کی ہستی کا ثبوت اس وجہ سے کہ اگر آپ خدا کی طرف سے نہ ہوتے - تو آپ کو کیا ضرورت تھی - کہ تمام دنیا کی دشمنی خریدتے - اپنا آرام ترک کرتے اپنی آسائش کا خیال نہ فرماتے - اور اہل دنیا کو نعوذ باللہ ایک موہوم ہستی کی طرف بلاتے -

ناتواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے

بوجہ رحمۃ للعالمین ہونے کے آپ کمزور کا ہاتھ پکڑ کر ان کی مدد کرتے تھے - اور تکلیف زدہ لوگوں کی شفقت سے غمخواری فرماتے تھے -

غلام آزاد - مومن - کافر چھوٹے بڑے آپ کے زیر احسان رہتے تھے - صلح اور جنگ ہر موقعہ پر آپکی شفقت جوش میں رہتی - غلاموں کے ساتھ نرم برتاؤ کرانا جنگ کے قیدیوں کو معمولی شرائط پر رہا کرنا اور کرانا یتیموں بیواؤں سے حسن سلوک - گناہ گاروں کے حق میں دعائے مغفرت کرنا - جنگ کے موقعوں پر بچوں - عورتوں - مذہبی لوگوں پر تلوار نہ اٹھانے کی تلقین کرنا آپ پر ظلم کرنے والوں اور اپنے گھر سے نکالنے والوں کو معاف فرمانا - مظلوموں کے حقوق دلوانا - بے کاروں کی خبرگیری کرتے رہنا وغیرہ آپ کا معمول تھا ؎

یتامی غریباں گہر تابدارے
چراغِ ضو افشاں بہر کنج تارے
غلاماں ز جور و ز ظلم خدایاں
شب و روز نالاں بحالِ نزارے
ہمہ را رہا کرد احسانہا کرد -
چہ احسانہا کرد آں رستگارے
زہے رستگارے زہے رستگارے
(شارح)

باقی آئندہ

سلسلہ احمدیہ کی مالی مشکلات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تجاویز

مخلصین جماعت فوری توجہ فرمائیں!

مجلس مشاورت ۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں جو تجاویز صدر انجمن احمدیہ کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے منظور فرمائی تھیں ان کو تفصیل کے ساتھ روزنامہ الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۳۶ء میں شائع کر دیا گیا تھا۔ اور وہ حسب ذیل تھیں:-

پانچ سالہ قرضہ

۱۔ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرضہ حسنہ جمع کیا جائے۔ جو پانچ سال میں واپس دیا جائے گا۔ لیکن جو دوست اس قدر لمبے عرصہ کے لئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے قرض دیں۔ مگر یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے (اس قرضہ میں ایک سو روپیہ اور اس سے اوپر کی رقمیں۔ حتی الوسع پورے سینکڑوں میں قبول کی جاتی ہیں اور زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو جاتی ہیں۔ جو دوست تنہا ایک سو روپیہ دینے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ کسی اور دوست کے ساتھ مل کر اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں)

امانت فنڈ

۲۔ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثل تعمیر مکان۔ خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کی فوری ضرورت نہ ہو ان کو چاہیئے کہ بجائے اپنے پاس یا اپنے طور پر ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ میں جمع رکھنے کے ایسے روپے کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانے میں بطور "ذاتی امانت" جمع کرا دیں۔

یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو بیت المال سے واپس لیا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا تھا:-

"اگر اس طریق پر عمل کیا جائے تو ایک دو لاکھ نہیں میں سمجھتا ہوں۔ ۱۰۔ ۱۵۔ ۲۰ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو روپیہ جمع کرائیں گے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ وہ جب چاہیں اپنا روپیہ مانگ لیں۔ ادھر انجمن والوں کو سانس لینے کا موقع مل جائے گا۔ غرض نہایت سہولت کے ساتھ یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دوست بے اعتباری اور بے جا شرم کو چھوڑ دیں۔"

پھر فرمایا:-

بے اعتباری کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ امانت رکھانے والوں کو اب تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور شرم کی بھی کوئی بات نہیں۔ دوست اگر اس پر عمل کریں تو ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا۔ لیکن انجمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔"

پھر فرمایا:-

"سوال یہ ہے کہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعہ موجودہ بوجھ کو دور کیا جا سکے۔ ہم اس کو دور کر سکتے ہیں بشرطیکہ جماعت کے مخلص اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ اگر چوتھا حصہ بھی جماعت کا عمل کرے تو یقینی بات ہے کہ بوجھ اتر جائے۔"

"پس یہ بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ **اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھوں گا کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔**"

تجارتی کاروبار

۳:- جو دوست محض حصول ثواب کے لئے روپیہ نہ لگا سکتے ہوں۔ ان کے لئے دو صورتیں پیش کی گئی تھیں۔

الف:- صدر انجمن کی کسی جائداد کو رہن رکھ لیں۔ اس صورت میں ان کو مرہونہ جائیداد کا کرایہ ملتا رہے گا۔

ب:- اراضیات سندھ کی تجارت میں روپیہ لگایا جائے۔

شرح چندہ میں اضافہ

۴:- موصی اور غیر موصی احباب اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقہ پر اضافہ کریں

۱۔ جو دوست موصی ہیں۔ اور حصہ آمد ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنی خوشی سے تین سال کے لئے اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھائیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرما دیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علیٰ ہذا القیاس

نوٹ:- اس تحریک سے وہ موصی مستثنےٰ ہوں گے جو پہلے ہی حصہ آمد ۱/۳ کے حساب سے دیتے ہیں۔ کیونکہ اس پر اور زیادتی کی شرعاً گنجائش نہیں ہے۔

۲۔ غیر موصی احباب اپنا چندہ عام تین سال **کے لئے بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں۔** یہ اضافہ بھی اختیاری ہے۔ یعنی جو دوست خوشی سے ایسا کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔

موصی اور غیر موصی اصحاب کو جو اس طرح اپنا چندہ بڑھائیں گے۔ حق ہوگا کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں۔

اس وقت تک کس قدر کامیابی ہوئی

اب احباب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مندرجہ بالا شقوں میں سے ہر ایک کی طرف کہاں تک توجہ کی گئی ہے۔ اور کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

شق نمبر ۱۔ **تحریک قرضہ ایک لاکھ** میں ۷۳ احباب نے حصہ لیا ہے۔ اور جمع شدہ روپیہ کی کل میزان ۵۴۳۳۲ ہے۔

شق نمبر ۲۔ **ذاتی امانت** کے نئے حسابات اس تحریک کے ماتحت ڈیڑھ سو کے قریب دوستوں نے کھلوائے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ سینکڑوں دوست ابھی باقی ہیں جو شق ۱ یا ۲ میں حصہ لینے کے قابل ہیں۔ مگر انہوں نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ سستی اور لاپرواہی کو چھوڑ کر اس مضمون کے پڑھنے کے ساتھ ہی مومنانہ عزم کے ساتھ روپیہ ارسال کرنے کی فکر کریں۔ تا ہماری مالی پریشانیاں دور ہوں

شق نمبر ۳۔ **روپیہ نفع پر لگانا**۔ اس میں حصہ لے سکنے والے دوست بھی ضرور جماعت میں موجود ہیں۔ اس طریق پر روپیہ لگانا بھی موجودہ مالی تنگی میں موجب ثواب ہے۔ اگر کوئی بات احباب کے نزدیک قابل دریافت ہو تو وہ دریافت فرما لیں۔

شق نمبر ۴۔ **شرح چندہ میں اضافہ کرنا۔**

ہر چند کہ تحریک کا یہ حصہ بھی محض طوعی تھا۔ یہ امید کی گئی تھی کہ سلسلہ کی مالی تنگی کے پیش نظر احباب کثرت سے اس کو قبول فرما کر اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں گے۔ مگر اخیر مارچ تک ۴۱۰ موصیوں نے اور ۱۰۴ غیر موصیوں نے شرح چندہ میں مطلوبہ قسم کے اضافے کئے۔ ان اضافوں کے ذریعہ سے جو آمد میں زیادتی ہوگی۔ وہ ساڑھے سات ہزار روپیہ سالانہ تک پہونچتی ہے۔ مگر چونکہ یہ

مقدار جماعت کے وسعت کے لحاظ سے اور ہماری ضروریات کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور چونکہ چالیس ہزار روپیہ سالانہ اضافہ آمد کی ابھی ضرورت باقی ہے۔ اس لئے دیگر موصی و غیر موصی احباب کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور فوراً اپنی شرح چندہ میں اضافہ کر کے نظارت بیت المال کو اطلاع دیں؛

چند اَور باتیں

اس کے علاوہ جماعت کے طلبار اور بچوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ بھی کچھ نہ کچھ چندہ دیا کریں۔

نیز احباب کو ریزرو فنڈ کے جمع کرنے کی طرف متوجہ فرمایا جائے۔ مستورات سے جن کی اپنی آمدنی ہو خواہ وہ تنخواہ یا وظیفہ کے طور پر ہو۔ خواہ جیب خرچ ہو۔ خواہ اپنے گھر کے خرچ میں سے بچا کر ہو۔ اس پر پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ دوسری مستورات سے بھی کوشش کی جائے۔ کہ وہ بھی کچھ نہ کچھ چندہ ضرور اپنے لئے مقرر کریں۔ اور باقاعدہ ادا کیا کریں۔

ان تمام طریقوں سے اور پوری کوشش کرنے سے اگر اللہ تعالےٰ نے چاہے تو چندہ کی آمد میں معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ کا بہت بڑا جہاد مالی قربانی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اس نکتہ کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عہدے داروں کو اپنی ذمہ واریوں کے سمجھنے اور ان کو سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

جہاں جہاں جماعت کے عہدیدار خود مالی قربانی کرنے میں یا وصولی کے معاملہ میں سست ہوں وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہے دوسرے احباب کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تا بعض لوگوں کی سستی اور غفلت کی وجہ سے سلسلہ عالیہ کے مفاد کو نقصان سے بچایا جائے۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

وصولی چندہ از احبابِ جماعت

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء جو الفضل مجریہ [illegible] میں شائع ہوا۔ حضرت امیر المومنین [illegible] بنصرہ العزیز نے ایک چندہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

میں جماعتوں کے افراد کو بھی نصیحت کرتا ہوں [illegible] پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوں۔ وہاں [illegible] کے دوسرے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ اس [illegible] ہاتھ میں لے لیں۔ خدا تعالےٰ کے

کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کسی جماعت سے پوچھے گا۔ کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا۔ کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ کہے گا۔ تم میں سے ہر ایک شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا۔ اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا۔ تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔"

چندہ جلسہ سالانہ اور توسیع مساجد وغیرہ کے متعلق جو تحریک جولائی ۱۹۳۶ء میں کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں ابھی تک بہت ناکافی رقم وصول ہوئی ہے۔

میں تمام احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوا ان سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ اور ہر فرد جماعت سے اس کی ماہوار آمد کا تیسرا حصہ وصول کر کے بھجوائیں گے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر بوجہ اس کے کہ پہلے کی نسبت پانچ ہزار زیادہ افراد اس میں شامل ہوئے۔ اور بوجہ اس کے کہ گوشت گندم اور دیگر اجناس کے نرخ بڑھے ہوئے تھے پہلے کی نسبت بہت زیادہ خرچ ہوا۔ اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے تمام احباب جماعت کو حصہ رسدی اپنا بوجھ اٹھانا چاہیئے۔ جو دوست اس کار خیر میں خاص کوشش فرمائیں گے۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بغرض دعا پیش کئے جائیں گے

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۴۷۴۱

منکہ محمد علی ولد محمد وریام قوم جتوئی بلوچ پیشہ یونانی حکیم طبابت عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ٹھپارہ احمد پور ڈاکخانہ گرید ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ طبابت اور حکمت پیشہ کے اوپر ہے۔ جو تخمیناً بارہ تیرہ روپے ماہوار بنتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا؛

العبد۔ محمد علی یونانی حکیم

گواہ شد۔ واحد بخش سیکرٹری تعلیم و تربیت باڈہ گوٹھ حسن۔

گواہ شد :۔ ملک میر احمد افغان باڈہ گوٹھ حسن

نمبر ۴۷۱

منکہ بیرم خاں احمدی ولد گلاب الدین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء، ساکن حال موضع سیال ڈاکخانہ کوٹ راجپوتاں۔ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد نقد آٹھ سو روپیہ ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی چالیس روپے ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد۔ خادم المسیح بیرم خاں احمدی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول سیال ڈاکخانہ کوٹ راجپوتاں ضلع لائل پور۔

گواہ شد۔ روشن الدین سیکرٹری وصایا۔ انجمن احمدیہ پنڈی چری ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن راجپوت بقلم خود۔

نمبر ۴۶۷۷

منکہ خلیل الرحمٰن خاں احمدی ولد عبد الرحیم خاں احمدی قوم افغان احمدی پیشہ مدرس عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ تیس روپے ہے۔ لہٰذا میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی مندرجہ بالا ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ خلیل الرحمٰن خاں احمدی مولوی فاضل۔

گواہ شد۔ ماسٹر محمد شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور۔ گواہ شد۔ [illegible]

الحکم کا خلافت نمبر

میں نے اللہ تعالیٰ پر توکّل اور بھروسہ کرکے یہ عزم کیا ہے کہ ۲۸ مئی ۳۷ء کو الحکم کا ایک خلافت نمبر شائع کروں۔ یہ نمبر انشاء اللہ ایک خاص شان کا نمبر ہوگا۔ اس نمبر میں کیا ہوگا؟ یہ نمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ۲۳ سالہ ترقیوں کی قلمی تصویر ہوگا اور اپنے حجم طباعت۔ کتابت اور فہرست مضامین کے لحاظ سے انشاء اللہ ایسا نمبر ہوگا کہ الحکم کی گذشتہ تاریخ میں اس کی مثال نہ ملے گی۔ صفحات کے لحاظ سے یہ نمبر کم وبیش سو صفحے کا ہوگا۔ متعدد فوٹو اور عکس اس نمبر کی شان کو دوبالا کر رہے ہوں گے اس کی قیمت کا اعلان بعد میں کیا جائیگا سر دست جو جماعتیں یا افراد اس کی اشاعت میں حصّہ لینا چاہیں وہ بواپسی بذریعہ کارڈ اطلاع دیں تاکہ اسی قدر تعداد میں چھپوایا جاسکے۔

یہ نمبر اس لحاظ سے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ کی مقدس زندگی اور آپکے عظیم الشان اعمال کا ایک مرقع ہوگا۔ اس قابل ہوگا کہ اس کی اشاعت ہندوستان کے کونہ کونہ میں کیجائے تفصیلی اطلاعات اس نمبر کے متعلق بہت جلد شائع کی جائیں گی۔ دریافت طلب امور کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

تخت وتاج کے مقابلہ میں محبت کی عظیم الشان فتح! شہنشاہ ملک معظم کی بے مثال قربانی سے ہر انسان کو سبق حاصل کرنا چاہیئے صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ راولپنڈی کا ایثار

جوہر وسمہ مہندی کی تقسیم مُفت

شہنشاہ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم نے عشق و محبت کی قربان گاہ پہ اپنا تاج و تخت نثار کرکے انگلستان کی تاریخ میں ایک سنہری نظیر پیدا کر دی ہے جو انگلستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔ مگر ہندوستان کے خود غرض لیڈر لجیلیٹو اسمبلی کی کرسی کو قوم و وطن کی خاطر کسی حالت میں بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے قومی مفاد کو قربان کر رہے ہیں۔

صوفی اینڈ کو (رجسٹرڈ) راولپنڈی نے شہنشاہ ملک معظم کی قابل قدر قربانی سے متأثر ہوکر ایک ماہ کے لئے جوہر وسمہ مہندی کی ایک روپیہ والی شیشی کی قیمت آٹھ آنہ کر دی ہے۔ اور ایک روپیہ والی شیشی کو دوگنا کرکے اس کی قیمت ایک روپیہ کر دی ہے اس موجودہ قیمت کی مراد صرف دفاتر کے اخراجات۔ ملازموں کی تنخواہیں اور اشتہارات پیکنگ وغیرہ کا خرچ پورا کرنا مقصود ہے۔ اصل مال مُفت پیش کیا جاتا ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

جنرل مینیجر صوفی اینڈ کو (رجسٹرڈ) آزاد منزل نیا کٹڑہ راجہ بازار راولپنڈی

برانچ آفس متصل ڈبی بازار لاہور

ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی کیلئے اعلان

بدستور سابق احمدیہ کمپنی ٹیریٹوریل فورس 15/11 پنجاب رجمنٹ میں بھرتی کرنے کے لئے کمانڈنگ آفیسر صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ امیر صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان و جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور ہوشیارپور شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ جھنگ اور ضلع لاہور کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ایسے احمدی نوجوان جو کہ بھرتی کے قابل ہوں۔ ذیل کے پروگرام کے مطابق مقررہ مقامات اور تاریخوں میں پیش کر دیں۔ یہ معاملہ نہایت اہم ہے اس کی طرف کماحقہ توجہ کی جائے۔ امید ہے اس دفعہ پوری توجہ اور کوشش سے اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ ان اضلاع کے علاوہ جو احمدی نوجوان بھرتی ہونا چاہیں وہ اپنے نزدیک ترین مقام پر پہنچ جائیں۔ یا ۲۲ ماہ حال سے قبل قادیان آجائیں۔

بھرتی کے لئے شرائط یہ ہیں:۔

عمر اٹھارہ سال سے ۳۲ سال تک۔ قد پانچ فٹ چھ انچ سے کم نہ ہو۔ چھاتی عام حالت میں ۳۲ انچ سے کم نہ ہو۔ اور پھلانے سے کم ازکم دو انچ بڑھ جائے۔ صحت اور نظر اچھی ہو۔

پروگرام

۱۔ قادیان ۲۳ اپریل بوقت ۱۲ بجے دن بمقام پل نہر سرچووال۔

۲۔ لاہور ۲۴ اپریل بوقت ایک بجے دن بمقام آئی ٹی کیمپٹن نزد سٹیشن۔

۳۔ جڑانوالہ ۲۵ اپریل بوقت ½۱۱ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ۔

۴۔ لائل پور ۲۶ اپریل بوقت ۷ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ۔

۵۔ جھنگ ۲۶ اپریل بوقت ½۴ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ۔

۶۔ ہوشیارپور ۲۸ اپریل بوقت ۳ بجے دن بمقام ڈاک بنگلہ۔

ناظر امور عامہ خارجہ قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل قادیان سے شائع ہوا